لا حول و لا قوۃ إلا باللہ کے فضائل

مولانا عصمت اللہ نظامانی
متخصصِ علومِ حدیث، جامعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضامندی کے حصول، آخرت کی ابدی ودائمی نعمتیں پانے، جنت میں بلند درجات حاصل کرنے اور کم وقت میں زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لیے مختلف اعمال واذکار بیان فرمائے ہیں، اور انہیں کرنے کی ترغیب وتاکید کی ہے۔ انہی اذکار واوراد میں سے ایک ’’لا حول و لا قوۃ إلا باللہ‘‘ کا ورد ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں اس کلمہ کے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں، یہ کلمہ دنیا وآخرت کی بہت سی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے، لہٰذا ذیل میں اس کے فضائل ذکر کیے جارہے ہیں۔

لا حول و لا قوۃ إلا باللہ کا مفہوم

لا حول و لا قوۃ إلا باللہ کا ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ: ’’گناہوں سے بچنے کی طاقت اور اچھے اعمال کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ذریعہ ہے۔‘‘

اس کلمہ کے معنی ومفہوم میں غور کیا جائے تو واضح ہوگا کہ اس کلمہ کے ذریعے بندہ اپنی صلاحیت، لیاقت اور قدرت کی نفی کرتا ہے، ہر خوبی واچھائی کا اپنی ذات سے انکار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی محتاجی ظاہر کرتا ہے، اور اپنی عاجزی وانکساری کا برملا اقرار اور اپنی بے بسی ولاچاری کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرتا ہے۔ اور بزبانِ حال کہتا ہے کہ اے اللہ! میں ایک عاجز وکمزور بندہ ہوں، مجھے گناہوں سے بچنے اور اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما؛ کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی نہیں جو انسان کو گناہوں اور برے کاموں سے بچا سکے، اور نیک اعمال کرنے کی قوت دے سکے۔

الغرض یہ کلمہ یعنی ’’لا حول و لا قوۃ إلا باللہ‘‘ الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہے، لیکن اس کا مفہوم بہت وسیع ہے، اور اللہ تعالیٰ حمد وثناء کو عمدہ طریقہ سے اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ اسی وجہ سے احادیثِ مبارکہ میں لا حول و لا قوۃ إلا باللہ کا کثرت سے وِرد کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔

لا حول ولا قوة إلا بالله جنت کا خزانہ

متعدد احادیث مبارکہ میں لا حول ولا قوة إلا بالله کو جنت کا خزانہ کہا گیا ہے، چنانچہ بخاری شریف وغیرہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، جب وہ کسی بلندی پر چڑھتے یا کسی وادی میں اُترتے تو باآوازِ بلند تکبیر کہتے، یہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

”أيها الناس اربعوا على أنفسكم، فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا، ولكن تدعون سميعًا بصيرًا.“

ترجمہ: ”اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو، کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے، بلکہ تم اس کو پکارتے ہو جو سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔“

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فرما کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں اپنے دل میں ”لا حول ولا قوة إلا بالله“ کہہ رہا تھا تو آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام لے کر فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس!

”ألا أدلك على كلمة هي كنز من كنوز الجنة؟ لا حول ولا قوة إلا بالله“(۱)

ترجمہ: ”میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، وہ ”لا حول ولا قوة إلا بالله“ ہے۔“

اس حدیث شریف میں ترغیب دی گئی ہے، جس طرح انسان کی کوشش اور خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خزانہ جمع کرے؛ تاکہ دنیا میں خوشحال اور عیش وراحت سے زندگی گزارے، اسی طرح انسان کو چاہیے کہ وہ اس کلمہ یعنی ”لا حول ولا قوة إلا بالله“ کا کثرت سے ورد کرے، تاکہ آخرت میں ابدی راحت نصیب ہو، جنت میں اعلیٰ درجات اور زیادہ نعمتوں کا حصول ہو۔

”لا حول ولا قوة إلا بالله“ جنت کا دروازہ

”لا حول ولا قوة إلا بالله“ کی ایک فضیلت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کا دروازہ کہا ہے، چنانچہ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے فرزند قیس بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پر مامور کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں دو رکعت نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور لیٹنے لگا تو اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھے متوجہ کرکے فرمایا:

”ألا أدلك على باب من أبواب الجنة؟ قلت: بلى؟ قال: لا حول ولا قوة إلا

باللہ.‘‘(۲)

ترجمہ: ’’کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ.‘‘

اور یہی فضیلت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں بھی ہے۔ (۳)

ایک دوسری حدیث میں مزید یہ بات بھی آئی ہے کہ جب بندہ ’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کہتا ہے تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’أسلم عبدي واستسلم‘‘ یعنی میرے بندے نے فرمانبرداری کی اور سرِ تسلیم خم کیا۔ مکمل حدیث درجِ ذیل ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال: ألا أعلمك - أو قال: ألا أدلك - علی كلمة من تحت العرش من كنز الجنة؟ تقول: لا حول ولا قوة إلا باللہ، فيقول اللہ عز وجل: أسلم عبدي واستسلم.‘‘(۴)

ترجمہ: ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانہ میں سے ہے؟ تم لا حول ولا قوۃ إلا باللہ کہو، جسے سن کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے فرمانبرداری کی اور سرِ تسلیم خم کیا۔‘‘

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ جنت کا درخت

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کا کثرت سے ورد کرنے کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی نصیحت فرمائی ہے، اور اسے جنت کا درخت کہا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

’’مر أمتك أن يكثروا غراس الجنة، فإن تربتها طيبة، وأرضها واسعة، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لإبراهيم: وما غراس الجنة؟، قال: لا حول ولا قوة إلا باللہ.‘‘(۵)

ترجمہ: ’’اپنی امت کو حکم کیجئے کہ وہ کثرت سے جنت کے پودے لگائیں؛ کیونکہ جنت کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ جنت کے پودوں سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ ’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کہنا۔‘‘

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ ننانوے بیماریوں سے نجات

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کی ایک بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ یہ کلمہ ننانوے بیماریوں اور تکالیف سے نجات کا ذریعہ ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

’’من قال لا حول ولا قوۃ إلا باللہ، کان دواء من تسعۃ وتسعین داء أیسرھا الھمّ.‘‘(۶)

یعنی’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ ننانوے (دنیوی واُخروی) بیماریوں کی دوا ہے، جن میں سب سے ادنیٰ اور ہلکی بیماری غم ہے۔‘‘

اسی طرح ایک دوسری روایت میں بھی یہ فضیلت آئی ہے، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ریت کی تپش اور گرمی کی شکایت کی، اور چاہا کہ ظہر کی نماز کچھ ٹھنڈ میں پڑھی جائے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکایت کا لحاظ نہیں فرمایا، اور اسے دور نہیں کیا، اور فرمایا:

’’أکثروا من قول لا حول ولا قوۃ إلا باللہ، فإنھا تدفع تسعۃ وتسعین بابًا من الضر، أدناھا الھمّ.‘‘(۷)

ترجمہ:’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کثرت سے پڑھا کرو؛ کیونکہ وہ ننانوے تکلیفوں کو دور کرتا ہے، جن میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف پریشانی ہے۔‘‘

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ اور رزق کی کشادگی

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کا ورد کرنے اور اسے پڑھنے سے اجر وثواب کے ساتھ دنیاوی تکالیف سے نجات اور نعمتوں کا حصول بھی ہوگا، چنانچہ یہ کلمہ فقر وفاقہ اور تنگدستی سے حفاظت اور رزق کی کشادگی کا باعث بھی ہے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

’’من أبطأ عنہ رزقہٗ فلیکثر من قول: لا حول ولا قوۃ إلا باللہ.‘‘(۸)

یعنی’’جس شخص کو رزق کی تنگی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کثرت سے’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کہے۔‘‘

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ بقائے نعمت کا ذریعہ

’’لا حول ولا قوۃ إلا باللہ‘‘ کے فضائل میں سے ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس کا بکثرت ورد کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا دوام اور استمرار حاصل ہوگا، بندہ ان سے محروم نہیں ہوگا؛ کیونکہ احادیث میں اسے دنیا وآخرت کی نعمتوں کے بقا ودوام کا سبب قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی

کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

’’من أنعم الله عليه بنعمة، فأراد بقاءها، فليكثر من قول: لا حول ولا قوة إلا بالله، ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم: ’’ وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۔ ‘‘(۹)

ترجمہ: ’’جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس کے باقی رہنے کا خواہشمند ہو تو اس کو چاہیے کہ لا حول ولا قوة إلا بالله کثرت سے پڑھے، پھر حضور اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ‘‘ (الکہف:۳۹) ’’اور جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے تو تم نے ’’ماشاء الله لا قوة إلا بالله‘‘ کیوں نہ کہا؟‘‘ (یعنی جو اللہ چاہتا ہے، وہی ہوتا ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں)۔‘‘

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ احادیثِ مبارکہ میں ’’لا حول ولا قوة إلا بالله‘‘ پڑھنے کی بہت تاکید آئی ہے، اور اس کے دنیاوی و اُخروی بہت سے فوائد و فضائل حضور اکرم ﷺ نے بیان فرمائے ہیں، لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ کثرت سے اس مبارک کلمہ کا ورد کریں۔

حواشی وحوالہ جات

١- صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا علا عقبة، رقم الحديث: ٦٣٨٤، (٨٢/ ٨)، الناشر: دار طوق النجاة، ط: ١٤٢٢ھ

٢- سنن الترمذي، (٤٦٣/ ٥)، أبواب الدعوات، باب في فضل لا حول ولا قوة إلا بالله، رقم الحديث: ٣٥٨١، الناشر: دار الغرب الإسلامي- بيروت، ط: ١٩٩٨م

٣- مسند أحمد، (٣٢١/ ٣٦)، حديث معاذ بن جبلؓ، رقم الحديث: ٢١٩٩٦، الناشر: مؤسسة الرسالة- بيروت، ط: ١٤٢١ھ- ٢٠٠١م

٤- المستدرك على الصحيحين للحاكم، (٧١/ ١)، كتاب الإيمان، رقم الحديث: ٥٤، الناشر: دار الكتب العلمية- بيروت، ط: ١٤١١ھ- ١٩٩٠م

٥- صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، (١٠٣/ ٣)، باب الأذكار، رقم الحديث: ٨٢١، الناشر: مؤسسة الرسالة- بيروت، ط: ١٤١٤ھ- ١٩٩٣م

٦- المستدرك على الصحيحين للحاكم، (٧٢٧/ ١)، كتاب الدعاء والتكبير، رقم الحديث: ١٩٩٠م

٧- المعجم الأوسط للطبراني، (٣٣/ ٤)، باب الحاء، من اسمه الحكم، رقم الحديث: ٣٥٤١

٨- المعجم الأوسط للطبراني، (٣٣٣/ ٦)، باب الميم، من اسمهٗ محمد، رقم الحديث: ٦٥٥٥

٩- المعجم الأوسط للطبراني، (٦٥/ ١)، باب الألف، من اسمه أحمد، رقم الحديث: ١٥٥، الناشر: دار الحرمين- القاهرة